سید محمد عاقل ہمدانی قادری

عقائد کی باتیں

عقائد امام ربّانی مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز

از

ابو العادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عقائد کی باتیں
عقائد امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز

مرتب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سید محمد عاقل ہمدآنی قادری

کمپیوٹر رائز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایضاً

مطبوعہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔غیر مطبوعہ

نظر ثانی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یکم رجب المرجب1439ھ/19مارچ2018ء

ای میل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔aaqilh866@gmail.com

فہرس

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اس دور میں جبکہ شجر اسلام میں بد دینی کی پیوست کاری کر کے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اُمت مسلمہ کے عقائد کو خراب کیا جارہاہے، تفرقہ بازی کا بازار گرم ہے ہر فرقہ اپنے فرقہ کو حق پر تسلیم کرتا ہے اور اپنے سوا دوسروں کو باطل۔ تو ان نامساعد حالات میں اس حقیر فقیر کے دل میں یہ بات آئی کہ عوام الناس کو سلفِ صالحین کے عقیدے سے روشناس کرایا جائے تاکہ ان کے عقائد و ایمان کو برباد ہونے سے بچایا جائے۔ تاکہ سلف صالحین کے عقیدے سے جڑے رہ کر ایمان جیسی متاع عزیز کو لٹنے سے بچا سکیں۔ اس سلسلے میں عقائد کی باتوں کے عنوان سے پہلی کڑی امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہاہوں جس میں مکتوبات امام

ربانی کو پیش نظر رکھا گیا ہے جس کا ترجمہ حضرت مولانا قاضی عالم الدین صاحب نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ نے کیا ہے۔

اللہ کریم جل شانہٗ سے دعا ہے کہ اس حقیر فقیر کی یہ کاوش قبول فرمائے اور اس سیاہ کار کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرما کر اپنے سلفِ صالحین بندوں کا قرب عطا فرما کر قیامت میں شافع محشر دافع البلاء حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ کے صدقے میں ایمان پر خاتمہ فرمائے اور اپنے حبیب لبیب رسول کریم، رؤف الرحیم ﷺ کے جھنڈے کا سایہ نصیب فرمائے۔آمین یارب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریۃ واولیائے امت وبارك وسلم۔

نیاز مند

ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

مختصر تعارف

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز ۱۴ شوال ۹۷۱ھ مطابق ۱۵۶۴ء سرہند شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے امت کی ڈوبی کشتی کو سنبھالا دیا جب اکبری دور میں ایک نئے دین، دین الٰہی کا اضافہ کر کے اسلام کے مقدس شجر میں کفر و الحاد کی ملاوٹ کر کے مسلمانوں کے دین و ایمان کو برباد کیا جارہا تھا۔ آپ نے حکومت وقت کا سختی سے نوٹس لیا اور باطل قوت کے سامنے سینہ سپر ہوگئے جس کے نتیجہ میں تکالیف و مشقت کا سامنا کیا مگر اس مرد مجاہد کے پائے استقلال میں لرزش نہ آسکی۔ اور نو زائیدہ دین الٰہی کو صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا۔ دراصل اکبر بادشاہ کو گمراہ کرنے والے دراصل اُس کے درباری لوگ تھے جن میں سرفہرست ایک نام ملا مبارک کے فرزند ابوالفضل اور فیضی تھے اور اس کے علاوہ کچھ پنڈت اور مذاہب کے لوگ بھی شامل تھے تو اکبر بادشاہ نے اِن لوگوں کے مشورہ سے مختلف مذاہب کے چند اصولوں کے مجموعہ کو دینِ الٰہی کا نام دیا جو کہ اسلام کے خلاف ایک سخت سازش تھی۔ آخر کار جہانگیر بادشاہ آپ کے مریدوں میں شامل ہوگیا اور یوں اکبری دین الٰہی کا خاتمہ ہوا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ۶۳ سال کی عمر میں ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مطابق ۱۶۲۴ء کو ہوئی۔ آپ کا جنازہ آپ کے فرزند ثانی حضرت خواجہ محمد سعید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پڑھایا۔

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

عقائد امام ربانی مجدد الف ثانی

مکتوبات کی روشنی میں

حیات النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ قدس سرہ العزیز دفتر اوّل مکتوب نمبر ۱۶ میں فرماتے ہیں۔

"یاروں نے التماس کی تھی کہ ایسی نصیحتیں لکھی جاویں جو طریقت میں نفع دیں اور ان کے مواقف زندگی بسر کی جاوے۔ واقعی رسالہ بے نظیر اور بڑی برکتوں والا ہے۔ اس رسالہ کے لکھنے کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کے بہت سے مشائخ کے ساتھ حاضر ہیں اور اسی رسالہ کو اپنے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں اور اپنے کمال کرم سے اس کو چومتے ہیں اور مشائخ کو دکھاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس قسم کے اعتقاد حاصل کرنے چاہئیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان علوم سے سعادت حاصل کی ہے وہ نورانی اور ممتاز اور عزیزالوجود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو کھڑے ہیں یہ قصہ بہت لمبا ہے اور اسی مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خاکسار کو اس واقع کو شائع کرنے کا حکم فرمایا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 131)

مذکورہ بالا حوالہ سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حیات ہیں، حاضر و ناظر ہیں اور اُمت کے احوال آپ (ﷺ) کے پیش نظر ہیں اور اُمت کے اولیاء اللہ کو احکام بھی صادر فرماتے ہیں۔ معلوم ہوا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں۔ اور اُمت کو فیض پہنچا رہے ہیں۔

حاضروناظر

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۹۹ میں فرماتے ہیں۔

"حدیث تَنَامُ عَيْنَایَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ (میری آنکھیں سوجاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا) جو لکھی ہوئی تھی۔ اس میں دوام آگاہی کی طرف اشارہ نہیں ہے بلکہ اپنے اور اپنی امت کے احوال سے غافل نہ ہونے کی خبر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیندآنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں وضو کو توڑنے والی نہ ہوئی اور جب کہ نبی علیہ الصلوٰۃوالسلام اپنی اُمت کی محافظت میں گڈریئے کی طرح ہیں تو پھر غفلت منصب نبوت کے مناسب نہیں" ۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 268)

مذکو بالا حوالہ سے بھی حاضر و ناظر کا ثبوت ملتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے مثلیت بھی ثابت ہوتی ہے۔

حاجت روائی ومشکل کشائی

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۷۴ میں فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی شخص باوجود طاقت کے کسی قسم کی بھی مدد نہ کرے اور کارخانہ اسلام میں فتور پڑ جائے تو اس کوتاہی کرنے والے کو سزا دی جائے گی۔اس لئے یہ فقیر بے سر وسامان بھی چاہتا ہے کہ اپنے آپ کو دولت اسلامیہ کے مددگار گروہ میں داخل کرے اور اس بارے میں کوشش کرے۔ مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (جس نے قوم کے گروہ کو زیادہ کیا وہ انہی میں سے ہے) کے موافق ہوسکتا ہے کہ اس فقیر کو ان بزرگوں کی جماعت میں داخل کرلیں فقیر اپنے آپ کو اس بڑھیا کی طرح خیال کرتا ہے جو اپنا تھوڑا سا سوت لیکر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خریداروں میں شامل ہوگئی تھی"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 196-197)

اور دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۵ میں خواجہ میاں کی طرف لکھتے ہیں۔

"۔۔۔ شیخ سلطان مرحوم کے دونوں بیٹوں کے لئے گزارہ و معشیت کی بہت تنگی اور ناچاری ہے اس واسطے آنجناب سے التماس ہے کہ ان کی ہر طرح مدد و اعانت کریں کیونکہ آپ اس بات کے لائق ہیں بلکہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کی حاجتوں کو پورا کرنے کی توفیق بخشی ہے" ۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 149)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۳۶ میں فرماتے ہیں۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنی چادر بچھائے تا کہ میں اس میں اپنی کلام گراؤں اور پھر وہ اس کو اپنے بدن سے لگائے تو اس کو کوئی چیز نہ بھولے گی۔ پس

میں نے اپنی چادر کو بچھادیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی کلام اس میں گرائی اور میں چادر کو اُٹھا کر اپنے سینے سے لگایا اس کے بعد مجھے کچھ نہ بھولا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 99)

دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۱۶ میں فرماتے ہیں۔

"یہ کس قدر اعلیٰ دولت ہے کہ عطیات کا بخشنے والا حضرت حق جل شانہٗ اپنے کسی بندہ کو بعض بزرگیوں اور فضیلتوں کے ساتھ مخصوص کر کے اپنے بندوں کی حاجتوں کی کنجی اس کے دست تصرف کے حوالہ کر دے اور اس کو ان لوگوں کا جائے پناہ بنائے اور یہ کس قدر اعلیٰ نعمت ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 538)

مذکورہ بالا حوالوں سے ثابت ہوتا ہے باذن اللہ، اللہ کے ولی مشکل کشائی اور حاجت روائی کر سکتے ہیں نہ یہ شرک ہے نہ توحید کے منافی۔

اولیاءاللہ کی امداد

دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۲۱ میں فرماتے ہیں۔

"اویسی وہ شخص ہے جس کی تربیت میں روحانیوں کا دخل ہو۔ حضرت خواجہ احرار قدس سرہ کو پیر ظاہر کے باوجود چونکہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کی روحانیت سے امداد پہنچی تھی اس لئے اویسی کہتے تھے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 556)

رسالہ مبداء معاد میں فرماتے ہیں۔

"حضرت غوث اعظم محی الدین شیخ عبدالقادر قدس سرہ کی روحانیت کی مدد نصیب ہوئی جس نے اپنی قوت تصرف سے ان مقامات سے عبور کرا کے اصل الاصل میں پہنچادیا۔ وہاں سے پھر جہان کی طرف لوٹایا۔ چنانچہ لوٹتے وقت ہر مقام سے عبور حاصل ہوا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 581)

اور اسی رسالہ میں فرماتے ہیں۔

"حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ کی روحانیت نے دوسروں کی نسبت زیادہ مدد فرمائی"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 581)

مذکورہ بالا حوالوں سے ثابت ہے کہ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے عالم میں تصرف کی قوت عطا فرمائی ہے۔ اور حضرت غوث الاعظم محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تصرفات تو کتابوں میں بھرے پڑے ہیں۔

وجہِ تخلیقِ کائنات

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۴۴ میں فرماتے ہیں۔

"اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا اور آپ (ﷺ) نبی تھے جب کہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ میں تھے یعنی ابھی پیدا بھی نہ ہوئے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 189)

دفتر سوم مکتوب نمبر ۹۳ میں فرماتے ہیں۔

"پس سب سے اوّل و اسبق حضرت خاتم النبوت کی حقیقت ہے اور دوسروں کے ظہور کا منشاء و مبدء بھی یہی حقیقت ہے اسی واسطے حدیث قدسی میں حضرت حبیب اللہ کی شان میں آیا ہے۔ لَوْ لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ وَلَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا)"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 481)

ان مذکورہ بالا حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ مجدہ الکریم نے یہ کائنات صرف اپنے حبیب لبیب ﷺ کے صدقے میں سجائی ہے اگر اللہ عزوجل اپنے محبوب کو پیدا نہ کرتا تو اس کائنات کا وجود نہ ہوتا۔ معلوم ہوا کہ آپ (ﷺ) وجہ تخلیق کائنات ہیں۔

شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۴۴ میں فرماتے ہیں۔

تحقیق حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول اور حضرت آدم (علیہ السلام) کی اولاد کے سردار ہیں اور قیامت کے دن اور لوگوں کی نسبت زیادہ تابعداروں والے ہونگے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اولین و آخرین سے بزرگ ہیں اور پہلے ہیں جو قبر سے نکلیں گے اور اوّل ہیں جو شفاعت کرینگے اور اوّل ہیں جن کی شفاعت قبول ہو گی اور اوّل ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے دروازہ کھول دے گا اور

قیامت کے دن لواء حمد کے اُٹھانے والے ہیں۔ جس کے نیچے آدم اور باقی انبیاء علیہم السلام ہوں گے اور وہ وہ ذات مبارک ہیں جنہوں نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ہم ہی آخرین ہیں اور ہم ہی آگے بڑھنے والے ہیں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا کہ میں اللہ کا دوست ہوں اور میں پیغمبروں کا پیش رو ہوں اور کچھ فخر نہیں اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں اور فخر نہیں اور میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا تو ان میں سے بہتر خلقت میں مجھے پیدا کیا پھر ان کو دو گروہ بنایا اور مجھے ان میں سے اچھے گروہ میں کیا پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں بنایا۔ پھر ان کو گھروں میں تقسیم کیا اور مجھے ان میں سے بہتر گھر والوں میں پیدا کیا۔ پس ازروئے نفس اور گھر کے ان سب سے بہتر ہوں اور میں سب لوگوں سے اوّل نکلوں گا جب وہ قبروں سے نکالے جائیں گے اور میں ان کا رہنما ہوں جب وہ گروہ گروہ بنائے جائیں گے اور میں ان کا خطیب ہوں جب وہ خاموش کرائے جائیں گے اور میں ان کا شفیع ہوں جب وہ روکے جائیں گے اور میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ نااُمید ہو جائیں گے اور کرامت اور جنت کی کنجیاں اور لواءِ حمد اس دن میرے ہاتھ میں ہو گا اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اولاد آدم سے بزرگ ہوں۔ ہزار خادم میرے گرد طواف کریں گے جو خوشنما آبدار موتیوں کی طرح ہونگی (یعنی حور و غلماں) اور جب قیامت کا دن ہو گا میں نبیوں کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اور مجھے اس بات کا فخر نہیں ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 189)

مذکورہ بالا حوالہ کو بنظر غائر دیکھا جائے تو اس سے میلاد رسول ﷺ کا پتہ چلتا ہے کہ مسلمان میلاد میں یہی شان تو مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان کرتا ہے۔اور

یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا میلاد خود صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو سنایا۔ اور اگر اب بھی کوئی نہ مانے تو یہ اُس کی کور بختی نہیں تو اور کیا ہے۔

دفتر دوم مکتوب نمبر ۷ میں فرماتے ہیں۔

" آج محمد رسول اللہ ﷺ کی شان کو کیا پا سکیں اور ان کی عظمت و بزرگی اس جہان میں کیا پہچان سکیں کیونکہ سچ جھوٹ کے ساتھ اور حق باطل کے ساتھ اس جہان میں ملا ہوا ہے۔ قیامت کے دن ان کی بزرگی معلوم ہو گی جب کہ پیغمبروں کے امام ہوں گے اور ان کی شفاعت کریں گے اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ان کے جھنڈے کے نیچے ہو نگے" ۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 41)

ان حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی اس دور کا منحرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان عظمت کا اعتراف نہیں کرتا تو یقیناً قیامت میں آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان عظمت کا اعتراف کرے گا۔ جن لوگوں کا مقصد ہی شان عظمت گھٹانا ہے وہ اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈریں۔

وسیلہ لینا

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۵۰ میں شیخ فرید کی طرف لکھتے ہیں۔

"۔۔۔ باقی تکلیف یہ دی جاتی ہے کہ فضائل مآب شیخ زکریا اس سال میں کرور گری یعنی تحصیلداری میں گرفتار ہے باوجود اس گرفتاری کے دنیاوی محاسبہ سے جو

عاقبت کے محاسبہ کی نسبت بہت آسان ہے بہت ڈرتا ہے اور عالم اسباب میں بڑا ذریعہ اور وسیلہ آپ ہی کی توجہ شریف کو جانتا ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 199)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۵۰ میں فرماتے ہیں۔

"ولایت تک پہنچنے کی منزلوں کا طے کرنا بھی شریعت کے اعمال پر وابستہ ہے۔ ذکر الٰہی جل شانہٗ جو اس راہ میں سب سے بہتر و عمدہ ہے۔ شرعی امور میں سے ہے اور منہیات سے بچنا بھی اس راہ کی ضروریات میں سے ہے اور فرائض کا ادا کرنا مقربات سے ہے اور راہ بین رہنما پیر کا طلب کرنا بھی تاکہ وسیلہ ہو سکے شرعی امور ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو)"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 154)

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۹۳ میں فرماتے ہیں۔

"جس شیخ سے ذکر سیکھا ہے اسی کو وسیلہ بنانا چاہیے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 257)

دفتر سوم مکتوب نمبر ۷۴ میں فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ باوجود لشکر غزا اور لڑائی کرنے والوں کے غلبہ کے فقراء مہاجرین کے وسیلہ سے فتح و نصرت طلب کیا کرتے تھے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 384)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۴۲ میں فرماتے ہیں۔

میرے پیروں اور خُدا کی طرف مجھے راہنمائی کرنے والوں نے جن کے وسیلہ سے میں نے اس راہ میں آنکھ کھولی ہے اور جن کے ذریعے یہ گفتگو کررہا ہوں میں نے طریقت میں الف با کا سبق انہی سے لیا اور مولویت کا بلکہ انہی کی توجہ کا اثر ہے۔ اندراج النہایت فی البدایت کا طریق میں نے انہی سے سیکھا ہے اور قبولیت کی طرف انجذاب کی نسبت انہی سے اخذ کی ہے اور ان کی ایک نظر سے وہ کچھ دیکھا ہے جو لوگوں چلھوں میں بھی نہیں دیکھتے اور ان کے ایک کلام سے وہ کچھ پایا ہے جو دوسرے سالوں میں نہیں پا سکتے۔ بیت

آنکه به تبریز یافت یك نظر شمس دیں
طعنه زند برده و سخره کند بر چله

ترجمہ :۔ ۔

ایک نظر میں شمس تبریزی نے وہ کچھ پالیا
جو چلھوں میں اور لوگوں کو نہیں حاصل ہوا

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 125)

دفتر سوم مکتوب نمبر ۹۴ میں فرماتے ہیں۔

"آنخضرت (ﷺ) نے اپنی اُمت کو فرمایا ہے کہ سَلُوْ اِلَی ا لْوَسِیْلَةَ (میرے لیے وسیلہ طلب کرو) صحاح کی حدیث میں آیا ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْكَ الْمُهَاجِرِیْنَ یعنی پیغمبر خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقراء مہاجرین کے وسیلہ سے جنگوں میں فتح طلب کیا کرتے تھے۔ یہ طلب سراسر امداد واعانت ہی ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 487)

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۲۹ میں فرماتے ہیں۔

"شیخ علاؤ الدولہ قدس سرہ کا مقولہ ہے۔۔۔ انہوں نے فرمایا کہ واسطے اور وسیلے جس قدر زیادہ ہوں اسی قدر رستہ زیادہ نزدیک اور روشن ہو گا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 436)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۳ میں فرماتے ہیں۔

"جاننا چاہیے کہ مقصود حق تعالیٰ ہے اور پیر حق تعالیٰ کی جناب تک پہنچنے کا وسیلہ ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 191)

رسالہ مبداء معاد میں فرماتے ہیں۔

"میں ایک روز اپنے یاروں کے حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اور اپنی خرابیوں کو دیکھ رہا تھا یہ دید یہاں تک غالب آئی کہ میں نے اپنے آپ کو اس وضع کے بالکل مناسب نہ پایا۔ اسی اثنا میں "من تواضع للہ رفعه الله" جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر تواضع کی اللہ تعالیٰ نے اس کا درجہ بلند کر دیا" کے موافق اس دور پڑے ہوئے کو رسوائی کی خاک سے اُٹھا کر یہ آواز سر میں دی۔ **غفرت لك ولمن توسل بك الى بواسطة او بغير واسطة الى يوم القيمة** میں نے تجھے اور اس شخص کو بھی جو تجھے میری بارگاہ کا وسیلہ بالواسطہ یا بلاواسطہ بنائے گا بخشا اور یہ سلسلہ قیامت تک یونہی رہے گا اور ازراہ بندہ نوازی بار بار مجھے یہ فرمایا حتیٰ کہ شک و شبہ کی گنجائش نہ رہی"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 584)

ان مذکورہ بالا حوالوں سے ثابت ہوا کہ اللہ جل شانہٗ کے انبیاء کرام علیہم السلام یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا اولیائے عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے۔ یہ شرک ہے نہ کفر۔

دافع البلاء

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۵۱ میں فرماتے ہیں۔

"آج کل بیچارے اہل اسلام اس طرح گمراہی کے بھنور میں پھنسے ہیں کہ ان کی نجات کی اُمید بھی خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت کی کشتی سے ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔ میری اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس پر سوار ہو گیا بچ گیا اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 200)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۳۷ میں فرماتے ہیں۔

"اس وقت کے تمام گناہوں کے عذاب دور کرنے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نافع اور فائدہ مند ہے۔۔۔ شفاعت کی زیادہ محتاج اُمت ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 111)

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۵۹ میں فرماتے ہیں۔

"بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو ستاروں کی مانند فرمایا۔ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ اور اہل بیت کو کشتی نوح کی طرح۔ اس

میں اشارہ ہے کہ کشتی کے سوار کیلئے ستاروں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ ہلاک ہونے سے بچ جائے اور ستاروں کی رعایت کے بغیر نجات محال ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 209-210)

ان مذکورہ بالا حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت ایمان کی جان ہے جو ان سے وابستہ ہو گیا ایمان سلامت لے گیا۔ ان حضرات سے وابستگی جہنم سے آزادی ہے کیونکہ جہنم میں جانا بہت بڑی مصیبت ہیں اور مصیبت سے نجات دلا کر جنت میں لے جانا یہی تو دافع البلاء ہے۔

مزارات پر حاضری

رسالہ مبداء معاد میں فرماتے ہیں۔

"منقول ہے کہ جب امام شافعی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر کی زیارت کرنے جاتے تو اپنے اجتہاد کو ترک کر دیتے اور ان کے مذہب پر عمل کرتے اور فرماتے مجھے شرم آتی ہے کہ ان کے حضور میں اپنے لئے ایسا عمل کروں جو اِن کی رائے کے خلاف ہو"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 606)

مذکورہ بالا حوالے سے ثابت ہوتا ہے کہ مزارات اولیاء کی رخت سفر باندھ کر جانا منع نہیں جو لوگ اس کو کفر و شرک سے تعبیر کرتے ہیں وہ اپنا محاسبہ کر کے عقائد سلف صالحین پر چل کر دین و ایمان کی سلامتی حاصل کریں۔

عصمت انبیاء علیہم السلام

دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۷ میں فرماتے ہیں۔

"تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایمان لانا چاہیے اور سب کو معصوم یعنی گناہ سے پاک اور راست گو جاننا چاہیے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 314)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں۔ جو لوگ گناہ کی نسبت انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف کرتے ہیں وہ خدا کا خوف دل میں لاکر اس وطیرہ سے کنارا کشی اختیار کر کے اللہ رب العزت کے حضور اس گستاخانہ نظریئے سے معافی چاہیں۔

تصرفات

دفتر دوم مکتوب نمبر ٦٨ میں فرماتے ہیں۔

"جب حضرت مہدی رضی اللہ عنہ بڑے ہو جائیں گے اور ان کے سبب اسلام اور مسلمانوں کو بڑی تقویت حاصل ہوگی اور ظاہر و باطن میں ان کی ولایت کا تصرف عظیم ہوگا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 210)

مذکورہ بالا حوالہ سے معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرب قیامت میں پیدا ہو کر اُمت کی ڈوبتی کشتی کو اپنی خداداد تصرفات سے پھر دوبارہ سے دریا پار لگائیں گے۔

برکات اولیاء/نسبت اولیاء

دفتر دوم مکتوب نمبر ۹۲ میں فرماتے ہیں۔

"ایک دن صاحب قرآن امیر تیمور علیہ الرحمۃ بخارا کی گلی سے گزر رہا تھا۔ اتفاقاً اس وقت حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کی خانقاہ کے درویش خانقاہ کی دریوں اور بستروں کو جھاڑ دے رہے تھے اور گرد سے پاک کر رہے تھے۔ امیر مذکور مسلمانی کے حسن خلق سے جو اس کو حاصل تھا اس کوچہ میں ٹھہر گیا تاکہ خانقاہ کی گرد کو اپنا صندل و عبیر بنا کر درویشوں کی برکات فیوض سے مشرف ہو۔ شاید اسی تواضع اور فروتنی کے باعث جو اس کو اہل اللہ کے ساتھ حاصل تھی حسن خاتمہ سے مشرف ہوا۔ منقول ہے کہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ امیر کے مر جانے کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ تیمور مر گیا اور ایمان لے گیا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 247)

مذکورہ بالا حوالہ سے معلوم ہوا اولیاء اللہ سے اچھی عقیدت کا رکھنا ایمان کی سلامتی کا باعث ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو اولیاء اللہ کے ساتھ حسن خلق رکھ کر سلف کے عقیدے پر کاربند رہیں۔

مزارات اولیا سے استمداد

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۲۰ میں فرماتے ہیں۔

"یہ حالت بہت مدّت تک رہی اتفاقاً اسی حالت میں ایک بزرگ کے مزار پر گزر ہوا اور اس معاملہ میں اس عزیز کو اپنا مددگار بنایا۔ اسی اثناء میں خداوند تعالیٰ کی عنایت شامل حال ہوئی اور معاملہ کی حقیقت کماحقہ ظاہر کر دی گئی اور حضرت رسالت خاتمیت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم جو رحمت عالمیان ہیں ان کی روح مبارک نے حضور فرمایا اور غمناک دل کی تسلی کی"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد1 صفحہ 417)

مذکورہ بالا حوالہ سے معلوم ہوا کہ مزارات اولیاء سے استمداد کفر و شرک نہیں ۔ کیونکہ کوئی مسلمان انہیں خدا سمجھ کر مدد نہیں مانگتا بلکہ اللہ کا ولی اللہ کا برگزیدہ بندہ سمجھ کر مانگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی بات رد نہیں کرتا۔ جو لوگ مسلمانوں پر کفر و شرک کے فتوے لگا کر کافر و مشرک بتاتے ہیں اُن کو چاہیے کہ اپنی بد عقیدگی سے توبہ کرکے مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے کا مشن بند کریں۔

فضلیت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۵۸ میں فرماتے ہیں۔

"عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) افضل ہے یا عمر بن عبدالعزیز توانہوں نے جواب دیا کہ وہ گردوغبار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گھوڑے کی ناک میں پڑا ہے وہ عمر بن عبدالعزیز سے کئی گنا بہتر ہے تو پھر سوچنا چاہیے کہ جس گروہ کی ابتدا میں اوروں کی انتہا درج ہو اس کی انتہا کہاں تک ہو گی اور اوروں کے ادراک و فہم میں کس طرح سمائے گی"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد1 صفحہ 221،208)

معلوم ہوا کہ کوئی کتنی ہی ترقی کرلے مگر کوئی بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے برابری نہیں کرسکتا۔

انبیاء کی شان میں گستاخی کفر ہے

دفتر سوم مکتوب نمبر ۹۵ میں فرماتے ہیں۔

"ابلیس جو معلم ملکوت کے لقب سے ملقب تھا اور طاعت و عبادت میں بڑی اعلیٰ شان رکھتا تھا جب اس نے سجدے سے انکار کیا ہے اور اس (آدم علیہ السلام) کی تعظیم و توقیر بجانہ لایا تو اس کو اپنی درگاہ معلیٰ سے دھتکار دیا اور ملعون و مردود کر دیا اور طعن و ملامت کا مستحق بنا دیا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 489)

مذکورہ بالا حوالے سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام کی شان میں گستاخانہ کلمات ادا کرنا ایمان کی بربادی کا سبب ہے جو لوگ انبیاء کی شان میں گستاخانہ طرز عمل اختیار کرتے ہیں اُن کو ایک لمحہ ٹھہر کر سوچنا چاہیے کہ اس طرح کیا وہ دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہمارا مقصد صرف اور صرف عقائد امام ربانی کو پیش کرنا ہے ورنہ ان لوگوں کے عقائد کی چند تحریریں پیش کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ایسے بد عقیدہ لوگوں سے محفوظ رکھے آمین۔

علم غیب

دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۷ میں فرماتے ہیں۔

"جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے آخرت کے احوال کی نسبت خبر دی ہے سب حق اور سچ ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 200)

اسی مکتوب میں فرماتے ہیں۔

”قیامت کی علامتیں جن کی نسبت مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے سب حق ہیں ان میں کسی قسم کا خلاف نہیں یعنی آفتاب عادت کے برخلاف مغرب کی طرف سے طلوع کریگا۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان ظاہر ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے۔ دجال نکل آئیگا اور یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے دابۃ الارض نکلے گا ۔۔۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام زمین کے مالک چار شخص ہوئے ہیں جن میں دو مومن ہیں دو کافر۔ ذوالقرنین اور سلیمان مومنوں میں سے ہیں اور نمرود و بخت نصر کافروں میں سے۔ اس زمین کا پانچواں مالک میری اہل بیت سے ایک شخص ہو گا یعنی مہدی علیہ الرضوان ۔۔۔۔۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ اصحاب کہف حضرت مہدی کے مددگار ہوں گے اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ان زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور دجال کے قتل میں ان کے ساتھ موافقت کریں گے“ ۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 205)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۸ میں فرماتے ہیں۔

”مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت آنے سے پہلے سیاہ رات کی طرح فتنے برپا ہونگے اس وقت آدمی اگر صبح کو مومن ہو گا تو شام کو کافر ہو گا اور اگر شام کو مومن ہو گا تو صبح کو کافر ہو گا۔ اسی طرح بیٹھنے والا کھڑے ہونیوالے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا ہو گا۔ اس وقت تم اپنی کمانوں کو توڑ ڈالو اور اپنی تلواروں کو پتھروں سے کند کردو۔ اگر تم میں سے کوئی کسی کے پاس جائے تو اس کے پاس آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں میں سے بہتر کی طرح جائے اور ایک روایت میں ہے کہ

صحابہ نے پوچھا کہ ہم کیا کریں فرمایا اس وقت تم اپنے گھروں میں بیٹھے رہو اور دوسری روایت میں ہے کہ اپنے گھروں کے اندرون کو لازم پکڑو"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 212)

مذکورہ بالا حوالوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم غیب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب رسول کریم ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا۔ جو لوگ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔ کیا وہ قیامت میں منہ دکھانے کے قابل رہیں گے۔ اللہ جل شانہ عقل سلیم عطا فرمائے۔

فرقہ اہل حق

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۵۹ میں فرماتے ہیں۔

"فرقہ اہل سنت و الجماعت کے قیاس صحیح اور عقیدے کے موافق ہے۔ نجات ان بزرگواروں کی اتباع کے بغیر محال ہے اور اگر بال بھر بھی مخالفت ہے تو کمال خطرہ ہے۔ یہ بات کشف صحیح اور الہام صریح سے یقینی طور پر حاصل ہو چکی ہے اس میں کچھ خلاف نہیں ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 209)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۷ میں فرماتے ہیں۔

"آدمی کے لئے ضروری ہے کہ اپنے عقائد کو فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت (جو سواد اعظم اور جم غفیر ہیں یعنی بڑا بھاری گروہ ہیں) کے عقائد کے موافق درست کرے تاکہ آخرت کی نجات اور خلاصی متصور ہو سکے اور خبث اعتقاد یعنی بد اعتقادی جو اہل سنت

و جماعت کے مخالف ہے زہر قاتل ہے جو دائمی موت اور ہمیشہ کے عذاب و عتاب تک پہنچا دیتی ہے" ۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 196-197)

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۱۷ میں فرماتے ہیں۔

"اوّل یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے عقائد کے موافق اپنے عقیدوں کو درست کیا جائے اور دوسرا یہ کہ اسی فرقہ ناجیہ کے ائمہ مجتہدین کے اقوال کے موافق شرعی عملی احکام بجالائے جائیں"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 277)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۷ میں فرماتے ہیں۔

"پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اکہتر فرقے ہوگئے تھے ایک کے سوا سب کے سب دوزخ میں ہیں اور عنقریب میری امت کے لوگ تہتر فرقے ہوجائیں گے جن میں سے ایک فرقہ ناجیہ ہے اور باقی سب دوزخ میں۔ پوچھا گیا کہ وہ فرقہ ناجیہ کونسا ہے۔ فرمایا فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہیں جو اس بات پر ہیں جس میں میں ہوں اور میرے اصحاب۔ اور وہ ایک فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت ﷺ اور اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی متابعت کو لازم پکڑا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 206)

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۸۰ میں فرماتے ہیں۔

"تہتر فرقوں میں ہر ایک فرقہ شریعت کی تابعداری کا مدعی ہے اور اپنی نجات کا دعویٰ کرتا ہے۔ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ان کے حال کے شامل ہے لیکن وہ

دلیل جو پیغمبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان متعدد فرقوں میں سے ایک فرقہ ناجیہ کی تمیز کیلئے بیان فرمائی ہے۔ یہ ہے اَلَّذِیۡنَ ھُمۡ عَلٰی مَا اَنَا عَلَیۡہِ وَ اَصۡحَابِیۡ۔ ایک فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہیں جو اس طریق پر ہیں جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں۔۔۔۔۔اور اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ فرقہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی تابعداری کو لازم پکڑا ہے اہل سنت وجماعت ہی ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان کی کوشش کو مشکور فرمائے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 244-245)

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۹۴ میں فرماتے ہیں۔

"فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے عقائد کے موافق اپنے عقائد درست کریں"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 257)

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۶۶ میں فرماتے ہیں۔

"عقلمندوں پر سب سے اوّل فرض ہے کہ اپنے عقائد کو علمائے اہلسنت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیہم (جو فرقہ ناجیہ ہیں) کے عقائد کے موافق درست کرے" ۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 529)

دفتر سوم مکتوب نمبر ۴۴ میں فرماتے ہیں۔

علماء اہل سنت و جماعت تمام احکام شرعیہ کو ثابت رکھتے ہیں۔ خواہ ان احکام کی کیفیت معلوم ہو یا نہ ہو۔ ان کیفیت کے معلوم نہ ہونے کے باعث ان احکام کی نفی

نہیں کرتے۔ مثلاً عذاب قبر اور سوال منکر و نکیر اور پلصراط اور اعمال کے ترازو وغیرہ کے بارہ میں جن کے ادراک سے ہماری ناقص عقلیں عاجز ہیں۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 381)

مذکورہ بالا حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل حق فرقہ اہل سنت و الجماعت ہے جن کو عرف عام میں بریلوی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اسی جماعت کا رشتہ سلف صالحین سے ہے اسی جماعت میں اولیاء اللہ ہوئے ہیں اور تا قیامت ہوتے رہے گے یہ اہل حق فرقہ کی پہچان ہے۔

فعل حرام کو اچھا جاننے والا مرتد

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۶۶ میں فرماتے ہیں۔

"جو شخص فعل حرام کو مستحسن جانے وہ اسلام کے گروہ سے نکل جاتا ہے اور مرتد ہو جاتا ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 529)

مذکورہ بالا حوالہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ فعل حرام کو اچھا جانتے ہیں وہ اسلام سے نکل کر مرتد کے زمرے میں ہو جاتے ہیں۔ فی زمانہ یہ روش عام ہو چکی ہے اور لوگ اپنے نفس کے تابع ہو کر حلال و حرام کا امتیاز ختم کر چکے ہیں۔

امام مہدی علیہ الرضوان

دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۷ میں فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام زمین کے مال چار شخص ہوئے ہیں جن میں دو مومن ہیں دو کافر۔ذوالقرنین اور سلیمان مومنوں میں سے ہیں اور نمرود و بخت نصر کافروں میں سے۔اس زمین کا پانچواں مالک میری اہل بیت سے ایک شخص ہوگا یعنی مہدی علیہ الرضوان۔۔۔۔اور حدیث میں آیا ہے کہ اصحاب کہف حضرت مہدی کے مدد گار ہوں گے اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ان زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور دجال کے قتل میں ان کے ساتھ موافقت کریں گے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 205)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۸ میں فرماتے ہیں۔

"جب حضرت مہدی رضی اللہ عنہ بڑے ہو جائیں گے اور ان کے سبب اسلام اور مسلمانوں کو بڑی تقویت حاصل ہوگی اور ظاہر و باطن میں ان کی ولایت کا تصرف عظیم ہوگا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 210)

مذکورہ بالا حوالوں سے ثابت ہے کہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرب قیامت میں ظہور ہوگا اور آپ اہل بیت میں سے ہوں گے آپ سے اسلام اور مسلمانوں کو بڑی تقویت ہوگی جو لوگ امام مہدی کے ظہور کے قائل نہیں در اصل اُن اہل بیت سے دشمنی عیاں ہے۔

محبت اہل بیت

دفتر دوم مکتوب نمبر ۳۶ میں فرماتے ہیں۔

"اہلبیت کی محبت اہلسنت و جماعت کا سرمایہ ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 93)

یقیناً اہل بیت کی محبت اہل سنت و الجماعت کا سرمایہ ہے۔ یہ اہل سنت پر اللہ عزوجل کا فضل و کرم ہے کہ اہل سنت صحابہ کرام، اہل بیت اور اولیائے کرام کی محبت میں سرشار ہیں اور یہی اہلسنت و جماعت کی نشانی ہے۔

شفاعت

دفتر دوم مکتوب نمبر ۳۷ میں فرماتے ہیں۔

"اس وقت کے تمام گناہوں کے عذاب دور کرنے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نافع اور فائدہ مند ہے۔۔۔ شفاعت کی زیادہ محتاج اُمت ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 111)

دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۷ میں فرماتے ہیں۔

"قیامت کے دن نیکوں کی شفاعت بُروں کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے حق ہے۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ شَفَاعَتِیۡ لِاَھۡلِ الۡکَبَاءِرِ مَنۡ اُمَّتِیۡ۔ میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 315)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ آقائے کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی گناہ گار اُمت کی شفاعت فرمائیں گے یہی حق ہے۔ اور مسلمانوں کی مشکل کشائی فرما کر جہنم کی آگ سے بچائیں

گے۔اب جن کی زبان پر یہ ہو کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی عطا سے نفع و نقصان کا مالک نہیں اور جگہ جگہ یہ حدیث پیش کرتے ہوئے نظر آئیں گے جس کا مفہوم ہے کہ "اے فاطمہ میرے تیرے نفع و نقصان کا مالک نہیں" اُن کو سوچنا چاہیے اور غلط عقیدے سے درست عقیدے کی طرف رجوع لینا چاہیے کہ اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

ایصال ثواب/فاتحہ خوانی

دفتر دوم مکتوب نمبر ۷۷ میں فرماتے ہیں۔

”آپ نے پوچھا ہے کہ کلام اللہ ختم کرنا اور نماز نفل کا پڑھنا اور تسبیح و تہلیل کرنا اور اس کا ثواب ماں باپ یا استاد بھائیوں کو بخشنا بہتر ہے یا کسی کو نہ بخشنا بہتر ہے۔ واضح ہو کہ بخشنا بہتر ہے کیونکہ اس میں اپنا بھی نفع ہے اور غیر کا بھی اور عجیب نہیں کہ اس عمل کو دوسروں کے طفیل قبول کرلیں اور نہ بخشنے میں اپنا ہی نفع ہے“۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 231)

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۱۰۴ میں فرماتے ہیں۔

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میت قبر میں فریاد چاہنے والے غریق کی طرح ہوتی ہے اور اس دُعا کی منتظر رہتی ہے جو اس کو باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچے۔ پس جس وقت اس کو وہ دُعا پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والوں کی دُعا سے اہل قبور پر پہاڑوں جتنی رحمت نازل فرماتا ہے اور بیشک زندوں کا تحفہ مُردوں کی طرف ان کیلئے مغفرت مانگتا ہے“۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 275)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۱۴ میں فرماتے ہیں۔

"ستر ستر ہزار بار کلمہ طیبہ لاالہ اِلا اللہ پڑھ کر خواجہ محمد صادق مرحوم اور ان کی ہمشیرہ ام کلثوم مرحومہ کو روح کو بخشیں۔یعنی ستر ہزار بار پڑھ کر ایک کی روح کو بخشیں اور ستر ہزار بار دوسرے کی روح کو۔دوستوں سے دعاء فاتحہ مسؤل و مطلوب ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 55)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۳۲ میں فرماتے ہیں۔

"دُعااور فاتحہ کے ساتھ مدد واعانت فرمائیں" ۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 85)

دفتر دوم مکتوب نمبر ۳۶ میں فرماتے ہیں۔

"چند سال پہلے فقیر کا طریق تھا کہ اگر طعام پکاتا تھا تو اہل عباء کی ارواح پاک کو بخش دیا کرتا تھااور آنخضرت ﷺ کے ساتھ حضرت امیر رضی اللہ عنہ و حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا اور حضرات امامین رضی اللہ عنہما کو ملالیتا تھا۔ایک رات فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ فقیر نے سلام عرض کی۔ فقیر کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور فقیر کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر فقیر کو فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کھانا کھاتا ہوں جس کسی نے مجھے طعام بھیجنا ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیج دیا کرےاس وقت فقیر نے معلوم کیا کہ حضور علیہ السلام کی توجہ شریف نہ فرمانے کا باعث یہ ہے کہ فقیر اس طعام میں حضرت صدیقہ کو شریک نہ کرتا تھا۔ بعد ازاں صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بلکہ تمام ازواج مطہرات کو جو سب اہلبیت ہیں شریک کر لیا کرتا تھااور تمام اہلبیت کو اپنا وسیلہ بناتا تھا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 102)

مذکورہ بالا حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ایصال ثواب کرنا درست اور صحیح ہے جو کہ اہلسنت وجماعت کا معمول ہے اور جو لوگ اس سے روکتے ہیں آپ خود ہی سوچیں آیا کیا اُن کا اہلسنت وجماعت سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے؟۔

اختیارات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲٦۷ میں فرماتے ہیں۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو طرح کے علم سیکھے ہیں۔ایک تو وہ علم ہے جس کو میں تمہارے سامنے منتشر اور بیان کرتا ہوں اور دوسرا وہ علم ہے کہ اگر میں اس کو تمہارے پاس ظاہر کروں تو میرا گلا کاٹ دو۔ اور یہ دوسرا علم اسرار ہے کہ جس علم تک کسی کا فہم نہیں پہنچتا"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 564)

اللہ عزوجل نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خداداد اختیارات عطا فرمائیں ہیں کہ جو چیز جس کو چاہیں کسی کے لئے حلال فرمائیں دیں اور جس چیز کو چاہیں کسی کے لئے حرام فرما دیں۔پوری امت کے مردوں لئے سونے کے کڑے پہنا حرام ہیں مگر سراقہ بن مالک یا سراقہ بن جعشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے حلال فرما دیں، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ریشم پہنا حلال فرمادیں مگر پوری امت کے مردوں لئے حرام فرمادیں، حضرت کعب بن مالک کو جنت عطا فرمادیں۔

بے مثلیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۱۰۷ میں فرماتے ہیں۔

علماء کے نزدیک مختار و مقرر ہے کہ شیطان حضرت خیر البشر علیہ وآلہ والصلوٰۃ والسلام کی کسی صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 279)

دفتر سوم مکتوب نمبر ۶۵ میں فرماتے ہیں۔

"جن محجوبوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصور کیا۔ وہ منکر ہوگئے اور جن سعادتمندوں نے ان کو رسالت اور رحمت عالمیان کے طور پر دیکھا تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا وہ ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے اور نجات پاگئے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کی رات جسد کے ساتھ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا سیر کرایا اور جنت و دوزخ آپ کے سامنے پیش کئے گئے اور اس کی طرف وحی بھیجی گئی جیسا کہ حق تھا اور اس وقت رویت بصری سے مشرف ہوئے اور اس قسم کا معراج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی سے مخصوص ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 304)

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۳۱۳ میں فرماتے ہیں۔

"منقول ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقلید کر کے وصال کے روزے اختیار کئے اور ضعف و ناتوانی سے بیخود ہو کر

زمین پر گر پڑے۔آ نحضرت ﷺ نے اعتراض کے طور پر فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو میری مانند ہو۔ میں رات کو اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں اور وہی مجھے کھلاتا ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 729)

ان مذکورہ بالا حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل پیدا ہی نہیں کیا۔ جو لوگ بشر بشر کی رٹ لگا کر اپنے جیسا انسان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کا اہلسنت و جماعت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

نورانیت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دفتر سوم مکتوب نمبر ۷٦ میں فرماتے ہیں۔

"حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقَلُ (جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اوّل پیدا کیا ہے وہ عقل ہے) اور کبھی اس کو نور یاد فرمایا اور اس طرح کہا ہے۔ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہ نُوْرِیْ (جو چیز خدائے تعالیٰ نے اوّل پیدا کی وہ میرا نور ہے) دونوں کا ایک ہی مطلب ہے یعنی نور بھی ہے اور عقل و شعور بھی۔ چونکہ آ نحضرت ﷺ نے اس مرتبہ نور کو اپنی طرف منسوب کیا اور نوری فرمایا ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ یہ مرتبہ حقیقت محمدی ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 436)

مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے چیز پیدا کی وہ نبی ﷺ کا نور مبارک تھا یہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔ کہ آپ ﷺ نور ہیں اور ایسی بشریت کے ساتھ ہیں جس کو سمجھنے سے عقل عاجز ہے۔

بدعت کی اقسام

دفتر اوّل مکتوب نمبر ۱۸۶ میں فرماتے ہیں۔

"علماء نے کہا ہے کہ بدعت دو قسم پر ہے۔ حسنہ اور سیّہ، حسنہ اس نیک عمل کو کہتے ہیں جو آنحضرت اور خلفائے راشدین علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے بعد ہوا ہو اور وہ سنت کو رفع نہ کرے اور بدعت سیّہ وہ ہے جو سنت کی رافع ہو"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 1 صفحہ 359)

مذکورہ بالا حوالہ سے معلوم ہوا کہ بدعت اچھی بھی ہوتی ہے اور بدعت بُری بھی۔ بدعت وہی اچھی ہے جو کسی سنت کو رفع نہ کرے اور وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنت کا خلاف کرے۔ جو لوگ صرف بدعت بدعت کی آڑ لے کر ہر چیز کو بدعت سیئہ سے موسوم کر دیتے ہیں وہ اس عمل سے پرہیز کریں حالانکہ وہ خود بھی بدعات کا مجموعہ ہوتے ہیں۔

فیضِ مجدد

دفتر دوم مکتوب نمبر ۴ میں فرماتے ہیں۔

"جاننا چاہیے کہ ہر سو سال کے بعد ایک مجدد گزرا ہے لیکن سو سال کا مجدد اور ہے اور ہزار کا مجدد اور۔ جس قدر سو اور ہزار کے درمیان فرق ہے۔ اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ دونوں مجددوں کے درمیان فرق ہے اور مجدد وہ ہوتا ہے کہ جو فیض اس مدّت میں اُمتوں کو پہنچتا ہوتا ہے اسی کے ذریعے پہنچتا ہے خواہ اس وقت کے اقطاب و اوتاد ہوں اور خواہ ابدال و نجباء" ۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 36)

معلوم ہوا کہ صدی میں مجدد ہوتا ہے اور ہزار صدی ایک مجدد ہوتا ہے اور ہزار صدی کے مجدد امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ سر ہندی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان حضرات سے اُمتوں کو فیض پہنچتا رہتا ہے۔

عذاب قبر

دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۷ میں فرماتے ہیں۔
"قبر کا عذاب اور کی تنگی وغیرہ حق ہے۔ اس کا منکر اگرچہ کافر نہیں لیکن بدعتی ضرور ہے کیونکہ احادیث مشہورہ کا منکر ہے"۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد 2 صفحہ 315)

مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ عذاب قبر کا ہونا مسلم ہے اور جو لوگ اپنی بدعقیدگی کے باعث اس مسئلے سے اختلاف کرتے ہیں وہ بدعتی ہیں۔
یہ چند عقائد امام ربانی مجدد الف شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز کے مکتوبات سے پیش کر دیئے ہیں تاکہ اپنے عقائد کا جائزہ لیا جاسکے اور سلف صالحین کے عقیدے پر کاربند رہ کر ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس دُنیا سے رخصت ہوں۔ ہم نے فی حوالہ تبصرہ کرنے سے گریز کیا ہے صرف عنوان کے آخر میں چند کلمات لکھیں ہیں کیونکہ کتاب کے صفحات بڑھ جانے کا خدشہ تھا۔ عقل والوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب رؤف الرحیم کے صدقے میں اس حقیر فقیر کی کاوش کو قبول فرمائے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

غیر مطبوعہ کتب

- ❖ ایک حدیث تین باتیں
- ❖ ایک حدیث ایک بات تین تاکید
- ❖ درود شریف
- ❖ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
- ❖ پیدائش مولیٰ کی دھوم
- ❖ میلاد قرآن و حدیث کی روشنی میں
- ❖ میلاد النبی ﷺ کا ثبوت
- ❖ بے مثل ولازوال محبت
- ❖ شان عظمت اہل بیت رضی اللہ عنہم
- ❖ عقائد امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
- ❖ ایمان کی بنیاد
- ❖ اصلی چہرے
- ❖ انگریز کے ایجنٹ کون؟
- ❖ ننگے سر نماز
- ❖ پاکستان کے مخالف علماء
- ❖ حکیم الامت کی فحش باتیں
- ❖ زمین ساکن ہے
- ❖ بے ادبیاں اور گستاخیاں
- ❖ راہ ہدایت
- ❖ کیا جہاد قسطنطنیہ میں یزید شریک تھا؟
- ❖ نماز کی باتیں
- ❖ باطل اپنے آئینے میں
- ❖ تحریک پاکستان اور معارف رضا
- ❖ وہابی جہاد کی حقیقت
- ❖ وسیلہ کا ثبوت
- ❖ علماء دیوبند کا دوغلہ پن
- ❖ دیوبندی کرتوت کے چند نمونے
- ❖ حکیم الامت کے ڈھنگ نرالے
- ❖ جہاد یا فساد
- ❖ خوابوں کی کہانی
- ❖ ایک چہرہ دو روپ
- ❖ مشابہت
- ❖ تقویۃ الایمان کا جائزہ
- ❖ مودودیت کیا ہے؟
- ❖ شب برات ایک عظیم رات